عورتوں کی اصلاح

سعودی حکومت کا ایک مبارک اقدام

(از خالد کمال مبارکپوری)

حجازی حکومت قابل مبارکباد ہے کہ وہ حتی الامکان وضع قوانین میں شرعی نقطۂ نظر کو ملحوظ رکھتی ہے۔ جس کے مفید اثرات آج دنیا کی نظروں سے پوشیدہ نہیں۔ مثال کے طور پر چوری کے اسلامی قوانین کو لے لیجیے جس کے نفاذ کے بعد سعودی عرب میں چوری کی وارداتیں حیرت انگیز کمی ہو گئی۔ اسی طرح قتلِ نفس کی واردات بھی عرب میں برسوں کے بعد سننے میں آتی ہے۔ کیونکہ اسلام کے نزدیک یہ ایک ایسا جرم ہے جس کی سزا نہایت سخت ہے۔ جس کے دیکھنے یا سننے کے بعد اس کے ارتکاب کی جرأت کرنا جان بوجھ کر اپنے آپ کو موت کے منہ میں ڈالنا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام کے صرف چند قوانین یورپ کے پورے قوانین پر بھاری ہیں۔ آج جب کہ یورپ میں ہر ہر منٹ پر قتل و غارت گری اور خونریزی کے واقعات رونما ہو رہے ہیں عرب میں برسوں کے بعد ہی ایک آدھ ایسے واقعات مشکل سے سننے میں آتے ہیں۔ یورپ کے نام نہاد مہذب قوانین میں اتنی بھی طاقت نہیں جتنی اسلام کے صرف ایک قانون میں ہے۔

مصر اپنی مغرب نوازی میں مشہور رہے جس کی نقل کرتے ہوئے بعض صیہونی عرب ریاستیں بھی مصر کی چال چلنے لگتی ہیں اور اپنی چال بھول جاتی ہیں۔ گزشتہ دنوں اپنی مغرب نوازی کا ثبوت دیتے ہوئے مصر نے چوری۔ ڈاکہ وغیرہ کے مجرموں کے لئے اصلاحی قید خانہ بنایا تھا لیکن جب ایک لڑکے نے پندرہ مرتبہ اصلاح خانہ جانے کا ریکارڈ توڑ کر اپنی مصلحہ سے صاف الفاظ میں یہ کہہ دیا کہ "اگر آپ یہ چاہتی ہوں کہ میں چوری نہ کروں تو میرا ہاتھ کاٹ لیجیے ورنہ مجھ سے باز آنے کی امید رکھنی فضول ہے۔" تو ان کو اپنی مغرب نوازی کا پورا پورا اندازہ ہو گیا اور انہوں نے بڑی شدت سے اسلامی قانون کی ضرورت کو محسوس کیا۔ چنانچہ بحث و تمحیص کے بعد وہاں کی حکومت نے چوری کے مجرمین کا ہاتھ کاٹنے کے لئے اسلامی قوانین کا سہارا لیا۔ جیسا کہ کچھ دنوں پہلے اخبار میں یہ خبر پڑھنے میں آئی تھی۔

اگرچہ سعودی عرب میں بھی اسلامی قوانین پورے

طور پر لاگو نہیں ہیں اس کے باوجود جب عرب کی دوسری حکومتوں پر نظر پڑتی ہے تو سعودی عرب ان سب میں غنیمت اور کامیاب نظر آتی ہے جو اسلام اور عرب کا نام لے کر اپنا الّو سیدھا کرتے ہیں۔ سعودی حکومت بڑی تیزی سے اسلامی قوانین کو پورے طور پر عرب میں نافذ کرنے کی فکر میں لگی ہوئی ہے اور چاہتی ہے کہ جلد از جلد سعودی عرب میں اسلام کے جملہ قوانین نافذ ہو جائیں۔ زندگی کے ہر ہر مراحل میں اسلامی قوانین کا سہارا لے کر دنیا کو بتلایا جائے کہ اسلام ایک بہترین نظام زندگی، بہترین مذہب اور بہترین لائحہ عمل ہے۔ جس میں امن و سکون کی کثرت اور غم و بحران کا فقدان ہے۔

اس سلسلہ کی ایک کڑی عورتوں کی اصلاح اور ان کو اسلامی قانون کی روشنی میں زندگی بسر کرنے کی مہم ہے جو وہاں کی وزارت امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی جانب سے چلائی گئی ہے اس کی عربی قرارداد کا اردو ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے، امید کہ دلچسپی سے پڑھا جائے گا۔ اور عورتوں کے معاملہ میں ہمدردی رکھنے والے حلقوں میں اس پر غور و خوض کیا جائے گا۔

عورتوں کی بڑھتی ہوئی بے حیائی اور آداب اسلامی کی مخالفت کے پیش نظر وزارت امر بالمعروف کے صدر شیخ عبدالملک بن ابراہیم نے ایک پریس کانفرنس بلائی جو عورتوں کے گھر سے بن ٹھن کر نکلنے اور بے پردگی کا مظاہرہ کرنے کے معاملہ میں غور و فکر کرے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی باتیں جن میں عورتیں اسلامی احکام کی خلاف ورزی کر کے فتنہ و فساد برپا کرتی ہیں خاص کر حرم کے اندر تو ان بے حیائیوں کو کسی طرح برداشت نہیں کیا جا سکتا کیونکہ فتنہ کو جب ڈھیل دے دی جائے تو وہ گرفت سے باہر ہو جاتا ہے۔ اسی طرح برائی کو جب آزاد چھوڑ دیا جائے تو اس کے گندے جراثیم سماج کو اپنی لپیٹ میں لے کر انسانیت کا گلا گھونٹ دیتے ہیں، چہ جائے کہ حرم محترم جیسے متبرک مقام پر اس بیہودگی کو شہ دی جائے۔

آپ حضرات اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ عورت کے لئے اپنا گھر سب سے بہتر ہے۔ یہ اور بات ہے کہ شرعی ضرورت اسے گھر سے نکلنے کے لئے مجبور کر دے۔ حتیٰ کہ عورت کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا باوجود مسجد کی نماز کے ثواب زائد ہونے کے بہتر ہے، چنانچہ ام حمیدؓ نے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت مانگی جس کے جواب میں آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عجیب معاملہ ہے کہ تم میرے پیچھے نماز پڑھنا چاہتی ہو حالانکہ تمہارا حجرہ میں نماز پڑھنا بہتر ہے بڑے گھر میں نماز پڑھنے سے، اسی طرح تمہارا بڑے گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے قوم کی مسجد میں نماز پڑھنے سے۔ اور محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنا بہتر ہے میری مسجد میں آکر نماز پڑھنے سے۔

آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اس سلسلہ میں ایک اور حدیث کو لیجیے۔

خیر مساجد النساء قعر بیوتھن۔ عورتوں کی بہتر مساجد ان کے گھر کی چار دیواری ہیں

ایک اور حدیث بھی ملاحظہ فرمائیے۔

لا تمنعوا نساءکم المساجد وبیوتھن خیر لھن۔ عورتوں کو مسجد جانے سے نہ روکو البتہ یہ ہے کہ ان

کا گھران کے لئے زیادہ بہتر ہے۔

حضرت عائشہ رضؓ اپنے دور کی عورتوں کی بے احتیاطی اور تجاوز کو دیکھ کر فرماتی ہیں۔

لو علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث النساء بعدہ لمنعھن المساجد۔ — آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عورتوں نے جو گل کھلائے اس کی تفصیل اگر آپ دیکھتے ضرور ان کو مسجد میں جانے سے روک دیتے۔

بلا ضرورت شرعی عورتوں کے گھر سے باہر نکلنے کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

المرأۃ عورۃ وانھا اذا خرجت استشرفھا الشیطان وانھا اقرب ماتکون الی اللہ وھی فی قعر بیتھا۔ — عورت ستر ہے جب وہ نکلتی ہے تو اس پر شیطان اپنا جادو چلاتا ہے۔ عورت کے لئے (شیطان سے بچانے) اللہ سے زیادہ قریب رہنے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنے گھر کی چہار دیواری میں رہے۔

اسی طرح کا ایک اور ارشادِ نبوی ملاحظہ فرمایئے:۔

المرأۃ تقبل فی صورۃ الشیطان وتدبر فی صورۃ الشیطان۔ — عورت شیطان کی شکل میں سامنے آتی ہے اور شیطان ہی کی شکل میں گزرتی ہے۔

عورتوں کے گھر سے نکلنے کے سلسلہ کی ایک اور حدیث ملاحظہ کیجیے۔

ما من امرأۃ تخرج فی شھرۃ من الطیب فینظر الرجال الیھا الا لم تنزل فی سخط اللہ حتی ترجع الی بیتھا — جب کوئی عورت گھر سے خوشبو لگا کر نکلتی ہے جس کی وجہ سے لوگ اس کی طرف دیکھنے لگتے ہیں تو وہ اس وقت تک اللہ کی ناراضگی میں رہتی ہے جب تک کہ اپنے گھر واپس نہ لوٹ آئے۔

مشہور عالم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عورتوں کو جمعہ کے دن مسجد سے نکال دیا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے۔

اخرجوھن من حیث اخرھن اللہ فبیوتھن خیر لھن۔ — اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کو جہاں سے نکالا ہے وہاں سے تم بھی ان کو نکالو۔ ان کا گھران کے لئے بہتر ہے۔

اس قسم کے آثار و احادیث کتابوں میں کثرت سے موجود ہیں اور عورتوں سے پیدا ہونے والے مردوں کیلئے فتنے بھی مشہور و معروف ہیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

ماترکت بعدی فتنۃ اضر علی الرجال من النساء۔ — میں نے اپنے بعد عورتوں سے بڑھ کر کوئی فتنہ مرد کے لئے نقصان دہ نہیں چھوڑا۔

ایک اور حدیث میں آپ نے عورتوں کے فتنہ کو ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے۔

اتقوا الدنیا واتقوا النساء فان اول فتنۃ بنی اسرائیل کانت بالنساء۔ — دنیا سے اور عورتوں سے (جہاں تک ہوسکے) بچو کیونکہ بنی اسرائیل کے فتنہ کی ابتدا عورتوں سے ہوئی تھی

ان اخبار و احادیث کو سامنے رکھ کر وزیر موصوف آج کے دور کی عورتوں کے فتنوں کو دبانے اور عورتوں کی اصلاح کے لئے کوئی مناسب حل تلاش کرنے کی درخواست کی۔ اس کانفرنس میں ادارہ امر بالمعروف کی طرف سے عبد اللہ عقلا شیخ علی فراج۔ ادارہ

جج کی جانب سے شیخ صالح بن عثیمین، ادارہ تعلیم کی جانب سے عبدالرحمٰن فوزان، ادارہ اوقاف مکہ کی جانب سے عبداللہ بن بلیع، شہر میں محکمہ پولیس کی جانب سے محمد خدیوی، ادارہ صحت کی جانب سے احمد محمد صانع، ادارہ حرم کی جانب سے شیخ یوسف نافع اور حرم کے محکمہ پولیس کی جانب سے یوسف دانش شریک ہوئے۔ یہ کانفرنس ۱۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۸۰ھ بروز سنیچر وزارت امر بالمعروف کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اس مجلس میں حسب ذیل تجاویز پاس ہوئیں۔

(۱) عورتوں کے حرم میں داخل ہونے کے لیے تین دروازے مخصوص کر دیئے جائیں، باب ابراہیم باب زیارت، باب علی، تاکہ حرم کے اندر عورتوں کی دیکھ بھال کرنے والا محکمہ پورے طور پر ان کے آداب دینی کا مطالعہ کر سکے۔ اور جو عورت آداب دینی کے خلاف کوئی اقدام کرے تو اس کو حرم میں داخل ہونے سے روک دیا جائے۔

(۲) وہی عورت حرم میں داخل ہو سکتی ہے جو اترا کر نہ چلے، عطر وغیرہ لگا کر نہ آئے۔ اور ستر پوش لباس پہنے ہو جس سے مردوں کی نظر اس کی جانب متوجہ نہ ہو سکے ایسا لباس نہ ہو کہ جلد نظر آئے یا اتنا تنگ نہ ہو کہ اس کے اتار چڑھاؤ ظاہر ہوں۔ پیر بھی چھپے ہوئے ہوں۔ اس کے پیر میں ایسا موزہ ہونا چاہیئے جو اس کی جلد کے رنگ کا نہ ہو اور وہ عورت آداب حرم اور دینی تعلیم سے واقف ہو۔ اگر مذکورہ بالا حدود کی خلاف ورزی کرتی ہوئی کوئی عورت پائی گئی تو اس محکمہ کے نگراں سے سخت بازپرس کی جائے گی۔

(۳) سرکاری وغیر سرکاری مطوفین (طواف کرانے والے) کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ ان عورتوں کو طواف کرنے سے باز رکھیں جو اپنے آداب و احترام کو ملحوظ نہ رکھیں۔ اگر اس کی خلاف ورزی ہوئی تو غیر سرکاری مطوفین کو ایک مدت کے لیے معطل اور سرکاری مطوفین پر جرمانہ کیا جائے گا۔

(۴) ڈاکٹروں اور حکیموں کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ کسی عورت کا کوئی ظاہری حصہ بغیر کسی دوسری عورت کی موجودگی کے ہرگز نہ کھولیں اور باطنی حصہ تو بوقت ضرورت اس کے کسی محرم کی موجودگی ہی میں کھول سکتا ہے تاکہ کسی قسم کا وہم و گمان نہ ہو جیسا کہ ہماری شریعت محمدیہ ؐ نے حکم فرمایا ہے۔ یہ مجاز کسی ڈاکٹر کو اس وقت ہو سکتا ہے جب کہ کوئی لیڈی ڈاکٹر نہ ہو لیکن اگر کوئی ماہر لیڈی ڈاکٹر موجود ہو تو ڈاکٹر کو ہرگز یہ مجاز نہ ہوگا۔

(۵) یہ تمام آداب و قوانین ہر اس عورت کے لیے ضروری ہوں گے جو اپنے گھر سے باہر نکلے۔ اگر کوئی عورت گھر سے باہر ان قوانین و آداب کی خلاف ورزی کرتی ہوئی پائی گئی تو عورت اور اس کے مربی کو سزا و جزا کے لیے عدالت میں حاضر ہونا پڑے گا۔

(۶) عورتوں سے بیع و شریٰ کرنے والے تاجروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس سلسلہ میں وزارت امر بالمعروف کا ہاتھ بٹائیں اور جہاں تک ہو سکے وہ ان برائیوں کی بیخ کنی میں اس کا ساتھ دیں۔ اگر اس سلسلہ میں انھیں اپنی دوکانداری بگڑنے کا خدشہ ہو تو بھی اس کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ امر بالمعروف کسی خاص آدمی یا کسی خاص شعبہ کے ذمہ نہیں ہے بلکہ حسب استطاعت ہر ایک مسلمان پر ضروری ہے۔ لہذا دوکانداری کی پرواہ کئے بغیر امر بالمعروف کی کوشش کرنا استطاعت

(بقیہ بر ص ۲۲)

بقیہ صفحہ عورتوں کی اصلاح

لہذا دوکانداروں کی پرواہ کے بغیر امر بالمعروف کی کوشش کرنا استطاعت کا ایک ہلکا سا عکس ہے جس میں عوام و خواص دونوں کے لیے بے شمار فوائد پوشیدہ ہیں۔ یہ چھ تجاویز پاس کی گئیں۔ انشاء اللہ ان تجاویز کا ہر جانب سے شاندار استقبال کیا جائے گا۔ ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں فلاح و بہبود اور رفاہ عام کے کاموں کے کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔